التحبیر بباب التدبیر

تصنیف لطیف:
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

اَلتَّحْبِیْرُ بِبَابِ التَّدْبِیْرُ

ثَلْجُ الصَّدْرِ الْاِیْمَانِ الْقَدْر

۱۳۰۵ھ

تقدیر وتدبیر

تصنیف:۔ اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

نام کتاب:(۱) اَلتَّحبِیْرُ بِبَابِ التَّدبِیْرُ

(۲) ثَلجُ الصَّدرِ الاِیمَانِ القَدر

تصنیف : اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خان بریلوی

کمپوزنگ : راؤ ریاض شاہد رضا قادری

ٹائٹل : راؤ ریاض شاہد رضا قادری

زیرِ سرپرستی : راؤ سلطان مجاہد رضا قادری

پیش کش:

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

فی الواقع عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ جل جلالہ کی تقدیر سے ہے

قال تعالیٰ:۔

کل صغیر و کبیر مستطر

''ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے'' (ترجمہ کنزالایمان)

وقال تعالیٰ:۔

و کل شیء احصینہ فی امام مبین

''اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں''

ترجمہ کنزالایمان (پ۲۳، سورہ یٰسین، آیت ۱۲)

وقال تعالیٰ:۔

و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین

''اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو''

ترجمہ کنزالایمان (پ۷، ع۱۳، انعام ۵۹)

الیٰ غیر ذلک من الایات و الحادیث (اس کے علاوہ اور بھی آیات واحادیث ہیں)

مگر تدبیر زنہار معطل نہیں۔ دنیا عالم اسباب ہے۔ رب جل مجدہ نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اس میں مسببات کو اسباب سے ربط دیا اور سنت الٰہیہ جاری ہوئی کہ سبب کے بعد مسبب پیدا ہو۔

جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا، کفار کی خصلت ہے، یوں ہی تدبیر کو محض عبث و مطرود و فضول و مردود بتانا کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون کا کام ہے جس کی رو سے صدہا آیات واحادیث سے اعراض لازم آتا ہے۔ حضرات مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین سے زیادہ کس کا توکل اور ان سے بڑھ کو تقدیر الٰہی پر کس کا ایمان، پھر وہ بھی ہمیشہ تدبیر فرماتے۔ اور اس کی راہیں بتاتے۔ اور خود کسب حلال میں سعی کرکے رزق طیب کھاتے۔

داؤد علیہ الصلوۃ والسلام زرہیں بناتے: قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا)

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ

فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُوْن

''اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے۔تو کیا تم شکر کروگے

(پ۱۷۔انبیاء ع۶،آیت۸۰) ترجمہ کنزالایمان

و قال اللہ تعالی: و النا لہ الحدید ان اعمل سبغت و قدرنی اسرد و اعملو صلحا انی بما تعملون بصیر

''اور ہم نے اس کیلئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں انداز کا لحاظ رکھ اور تم سب نیکی کرو، بے شک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں''

(پ۲۳ سبا، ع۲،آیت۱۰،۱۱) ترجمہ کنزالایمان

موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دس برس شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بکریاں اجرت پر چرائیں۔

قال تعالی: قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک و ما ارید ان اشق علیک ستجدنی ان شاء اللہ من الصبرین ○ قال ذلک بینی و بینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی و اللہ علی ما نقول و کیل ○ فلما قضی موسی الاجل و سار باھلہ. الآیہ

''کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو۔پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے اور تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔قریب ہے ان شاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا۔میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں تو مجھ

پر کوئی مطالبہ نہیں۔ اور ہمارے اس کہنے پر اللہ کا ذمہ ہے۔ پھر جب موسیٰ
نے اپنی میعاد پوری کر دی اور اپنی بیوی کو لے کر چلا......''
(پ ۲۰، قصص، ع ۶، ۷ آیت ۲۷، ۲۸، ۲۹) ترجمہ کنزالایمان

خود حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال بطور مضاربت[1] لے کر شام کو تشریف فرما ہوئے ______

حضرت امیر المومنین عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے نامی گرامی تاجر تھے ______ حضرت امام اعظم قدس سرہ الاکرم بزازی کرتے ______

بلکہ ولید منکر تدبیر، خود کیا تدبیر سے خالی ہوگا؟ ہم نے فرض کیا کہ وہ زراعت، تجارت، نوکری، حرفت کچھ نہ کرتا ہو آخر اپنے لئے کھانا پکاتا یا پکواتا ہوگا ______ آٹا پیسنا، گوندھنا، پکانا یہ کیا تدبیر نہیں؟ یہ بھی جانے دیجئے اگر بغیر اس کے سوال یا اشارہ وایما کے خود بخود پکی پکائی اسے مل جاتی ہوتا ہم نوالہ بنانا، منہ تک لانا، نگلنا یہ بھی تدبیر ______ تدبیر کو معطل کرے تو اس سے بھی باز آئے کہ تقدیر الٰہی میں زندگی لکھی ہے بے کھائے جئے گا یا قدرت الٰہی سے پیٹ بھر جائے گا یا خود بخود کھانا معدے میں چلا جائے گا ورنہ ان باتوں سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا کہ مذہب اہل سنت میں نہ پانی پیاس بجھاتا ہے نہ کھانا بھوک کھوتا ہے ______ بلکہ یہ سب اسباب عادیہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے مسببات کو مربوط فرمایا۔ اور اپنی عادت جاریہ کے مطابق ان کے بعد سیری و سیرابی فرماتا ہے ______ وہ نہ چاہے تو گھڑے چڑھائے، دھڑیوں[2] کھا جائے کچھ مفید نہ ہوگا ______ آخر مرض استسقاء و جوع البقر[3] میں کیا ہوتا ہے؟ ______

وہی کھانا، پانی جو پہلے سیر و سیراب کرتا تھا اب کیوں محض بے کار جاتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو بے کھائے پئے بھوک پیاس پاس نہ آئے، جیسے زمانہ دجال میں اہل ایمان کی پرورش فرمائے گا اور ملائکہ کا بے آب و غذا زندگی کرنا کسے نہیں معلوم۔ مگر یہ انسان میں خرق عادت ہے جس پر ہاتھ، پاؤں توڑ کا بیٹھنا جہل و حماقت ______ یہاں تک کہ اگر تقدیر پر بھروسے کا

[1] یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام (بہار شریعت جلد ۱۴ ص ۲)

[2] دھڑی: دس سیر یا پانچ سیر کا وزن

[3] جوع البقر: اس بیماری میں کتنا بھی کھالے بھوک نہیں جاتی جس طرح استسقا میں جس قدر بھی پئے پیاس نہیں جاتی۔

جھوٹا نام کر کے خورد نوش کا عہد کر لے اور بھوک و پیاس سے مر جائے بیشک وہ حرام موت مرے ______ اور اللہ تعالیٰ کا گہنگار ٹھہرے مرگ بھی تو تقدیر سے ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (پ ۲ ع ۸)

''اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو'' ترجمہ ء کنز الایمان

گرچہ مردن مقدر است ولے ❖ تو مرو در دہان اژدہا [1]

ہم نے مانا کہ ولیدا اپنے دعوے پر ایسا مضبوط ہو کہ یک لخت ترک اسباب کر کے پیمان واثق (پکا عہد) کر لے کہ اصلاً دست و پا نہ ہلائے۔ نہ اشارۃً نہ کنایۃً کسی تدبیر کے پاس جائے گا خدا کے حکم سے پیٹ بھرے تو بہتر ورنہ مرنا قبول، تاہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا، یہ کیا تدبیر نہیں کہ دعا خود موثر حقیقی کب ہے؟ صرف حصول مراد کا ایک سبب ہے اور تدبیر کا ہے کا نام ہے؟ رب جل جلالہ فرماتا ہے:

و قال ربکم ادعونی استجب لکم

''تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا''

(ترجمہء کنز الایمان)

وہ قادر تھا کہ بے دعا مراد بخشے، پھر اس تدبیر کی طرف کیوں ہدایت فرمائی؟ اور وہ بھی اس تاکید کے ساتھ کہ حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

من لم یدع اللہ غضب علیہ

جو اللہ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا

(رواہ الائمۃ احمد فی السنہ، و ابوبکر بن ابی شیبہ و اللفظ فی المصنف، و البخاری فی الادب المفرد، والترمذی فی الجامع، و ابن ماجۃ فی السنن، و الحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بلکہ خلافت و سلطنت و قضا و جہاد و حدود و قصاص وغیرھا یہ تمام امور شرعیہ عین تدبیر ہیں کہ انتظام عالم و ترویج دین و دفع مفسدین کیلئے اس عالم اسباب میں مقرر ہوئے۔

[1] اگرچہ موت مقدر ہے لیکن از خود اژدھوں اور سانپوں کے منہ میں نہ جا

قال تعالیٰ:

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

''حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں''

(پ۵۔نساء ع۵ آیت۵۹) ترجمہ کنزالایمان

وقال تعالیٰ:

و قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ

''اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہو جائے''

(پ۹۔انفال ع۱۹ آیت۳۹) ترجمہ کنزالایمان

وقال تعالیٰ:

و لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض و لکن اللہ ذو فضل علی العلمین

''اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے''

(پ۲۔البقرہ ع۳۳ آیت۲۵۱) ترجمہ کنزالایمان

وقال تعالیٰ:

و لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مسجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا.ط

''اور اگر اللہ آدمیوں میں سے ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھا دی جائیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے''

(پ۱۷۔حج ع۱۳ آیت۴) ترجمہ کنزالایمان

دیکھو صاف ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ جہاد اسی لئے مقرر ہوا کہ فتنے فرو ہوں اور دین حق پھیلے اگر یہ نہ ہوتا تو زمین تباہ ہو جاتی اور مسجدیں اور عبادت خانے ڈھائے جاتے۔

و قال تعالیٰ:۔

الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض و فساد کبیر

''ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو گا''۔

(پ۱۰۔انفال ع۱ آیت۷۳)ترجمہ کنزالایمان

و قال تعالیٰ:۔

ولکم فی القصاص حیوۃ یا ولی الالباب لعلکم تتقون

''اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو''

(پ۲۔بقرہ ع۱ آیت۱۷۹)ترجمہ کنزالایمان

یعنی خون کے بدلے خون لو گے تو مفسدوں کے ہاتھ رکیں گے اور بے گناہوں کی جانیں بچیں گی اور اسی لئے حد جاری کرتے وقت حکم ہوا کہ مسلمان جمع ہو کر دیکھیں تا کہ موجب عبرت ہو۔

قال تعالیٰ:۔

ولیشھد عذابھما طائفۃ من المومنین

''اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو''

(پ۱۸۔نور ع۱ آیت۲)ترجمہ کنزالایمان

بلکہ اور ترقی کیجئے تو نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرھا تمام اعمال دینیہ خود ایک تدبیر۔اور رضائے الٰہی و ثواب لامتناہی ملنے، اور عذاب و غضب سے نجات پانے کے اسباب ہیں۔

قال تعالیٰ:۔

ومن ارادہ الاخرۃ و سعی لھا سعیھا و ھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکورا

''اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا، تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی''۔

(پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع۲ آیت ۱۹) ترجمہ کنزالایمان

اگرچہ ازل میں ٹھہر چکا کہ

فریق فی الجنة و فریق فی السعیر

''ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں''

(پ۲۵۔ شوریٰ ع۲ آیت ۷) ترجمہ کنزالایمان

پھر بھی اعمال فرض کئے کہ جس کے مقدر میں جو لکھا ہے اسے وہی راہ آسان اور اسی کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔

قال تعالیٰ: فسنیسرہ للیسری

''تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے (پ۳۰۔ لیل ع۷ آیت ۷) ترجمہ کنزالایمان

وقال تعالیٰ: فسنیسرہ للعسری

''تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (پ۳۰۔ لیل ع۷ آیت ۱۰) ترجمہ کنزالایمان

اسی لئے جب حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ دوزخی، جنتی سب لکھے ہوئے ہیں اور صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر ہم عمل کا ہے کو کریں، ہاتھ پاؤں چھوڑ بیٹھیں کہ جو سعید ہیں آپ ہی سعید ہوں گے، اور جو شقی ہیں ناچار شقاوت پائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک جس گھر کیلئے بنا ہے اسی کا راستہ اسے سہل کر دیتے ہیں۔ سعید کو اعمال سعادت کا، اور شقی کا افعال شقاوت کا۔ پھر حضور نے یہی دو آیتیں تلاوت فرمائیں۔

اخرج الائمة احمد و البخاری و مسلم و غیرهم۔عن امیر المومنین علی کرم الله تعالی وجهه۔ قال:کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی جنازة فاخذ شیئا فجعل ینکت به الارض فقال ما منکم من احد الا و قد کتب مقعده من النار و مقعده من الجنة۔ قالو یارسول الله! افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل(زاد فی روایة فمن کان من اهل السعادة فسیصیر الی اهل السعادة و

من كان من اهل الشقاء فيسير بعمل اهل الشقاوة ثم قرأنا ما من اعطیٰ و اتقیٰ و صدق بالحسنی۔ الآیۃ۔

یہاں سے ظاہر ہوا کہ اگر تدبیر مطلقاً مہمل ہو تو دن و شرائع وانزال کتب وارسال رسل واتبیان فرائض واجتناب محرمات معاذ اللہ! سب لغو وفضول وعبث ٹھہریں ______ آدمی کی رسی کاٹ کر بجار[1] کردیں ______ دین ودنیا سب یکبارگی برہم ہوجائیں ______ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

نہیں نہیں بلکہ تدبیر بے شک مستحسن ہے اور اس کی بہت صورتیں مندوب ومسنون ہیں۔ جیسے دعاودوا

دعا کی حدیثیں تو خود متواتر ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ حضور نے یہ ارشاد فرمایا ﷺ:۔

لا یرد القضاء الا الدعاء

تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے (یعنی قضاء معلق)

رواه الترمذی و ابن ماجة و الحاكم عن سلمان الفارسی رضی الله تعالی عنه

دوسری حدیث میں ہے سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

لا یغنی حذر من قدر، والدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل ان البلاء ینزل فیتلقاه الدعافیعتلجان الی یوم القیمة

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی اور دعا اس بلا سے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری دونوں سے نفع دیتی ہے اور بے شک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے اور دونوں قیامت تک کشتی لڑتی رہتی ہیں۔ یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دعا اسے اترنے نہیں دیتی۔

رواه الحاكم والبزار و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقه رضی الله تعالی عنها، قال الحاكم صحیح الاسناد و كذا قال

[1] آزاد چھوٹا ہوا سانڈ

جسے دعا کے بارے میں احادیث مجملہ ومفصلہ وکلیہ وجزئیہ دیکھنا ہوں وہ کتاب الترغیب وحصن وعدہ وصلاح وغیرھا تصانیف علماء کی طرف رجوع کرے۔

اورارشادفرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تداووا عباد اللہ فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم

خدا کے بندو! دوا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا

اخرجه احمد و ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن اسامة بن شریك رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح

اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال دوا فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کے علاج بتانا، بکثرت احادیث میں مذکور، اور طب نبوی وسیر وغیرھما فنون حدیثیہ میں مسطور

اور تدبیر کی بہت صورتیں فرض قطعی ہیں ______ جیسے فرائض کا بجالانا، محرمات سے بچنا، بقدرِ سدِ رمق ۱؎ کھانا کھانا، پانی پینا، یہاں تک کہ اس کیلئے بحالت مخمصہ ۲؎ شراب ومردار کی اجازت دی گئی۔

اسی طرح جان بچانے کی کل تدبیریں اور حلال معاش کی سعی وتلاش جس میں اپنے اور اپنے متعلقین کے تن، پیٹ کی پرورش ہو۔ حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة

آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے

اخرجه الطبرانی فی الکبیر، والبیهقی فی شعب الایمان، والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه

اورفرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طلب الحلال واجب علی کل مسلم

طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے

اخرجه الدیلمی بسند حسن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه

۱؎ جان بچانے کی مقدار ۲؎ جان لیوا بھوک

اسی لئے احادیث میں حلال معاش کی طلب وتلاش کی بہت فضیلتیں وارد۔

مسند احمد وصحیح بخاری میں ہے حضور پرنور سید الکونین ﷺ فرماتے ہیں:

ما اکل احد طعا ما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدہ

کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا اور بیشک نبی اللہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام اپنی دست کاری کی اجرت سے کھاتے

واخرجه عن مقدام بن معد یکرب رضی الله تعالیٰ عنه

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان اطیب ما اکلتم من کسبکم

سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ

اخرجه البخاری فی التاریخ والدارمی و ابو داؤد و الترمذی والنسائی عن ام المومنین الصدیقه بسند صحیح

کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! ای الکسب افضل سب سے بہتر کون سا کسب ہے؟________ فرمایا

عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور

اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسدِ شرعیہ سے خالی ہو

اخرجه الطبرانی فی الاوسط اولکبیر بسند الثقات عن عبدالله بن عمر______ و هو فی الکبیر و احمد و البزار عن ابی بردة بن خیار____ و ایضا هذان عن رافع بن خدیج______ والبیهقی عن سعید بن عمیر مرسلا و الحاکم عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔

اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان اللہ یحب المومن المحترف

بے شک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

اخرجه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی الشعب و سیدی محمد الترمذی فی النوادر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما

اور مروی کی فرماتے ہیں **صلی الله تعالیٰ علیه وسلم**

من امسی کالا من عمل یده امسیٰ مغفورا له

جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اس کی وہ شام، شامِ مغفرت ہو۔

اخرجه الطبرانی فی الاوسطاخرجه الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقه_____ و مثل ابی القاسم الاصبهائی عن ابن عباس، و ابن عساکر عنه و عن انس رضی الله تعالیٰ عنهم

اور فرماتے ہیں صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

طوبی لمن طاب کسبه

پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے

اخرجه البخاری فی التاریخ والطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی السنن و البغوی و الباوردی و ابناء قانع و شهین و منده کلهم عن رکب المصری رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث طول تمال ابن عبدالبر حدیث حسن قلت ای لغیره

ایک حدیث میں آیا حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا:

الدنیا حلوة خضرة. من اکتسب منها مالا فی حله و انفقة فی حقه اثابه الله علیه و اورده جنه. الحدیث

دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی ہے یعنی بظاہر بہت خوشنما وخوش ذائقہ معلوم ہوتی ہے جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لے جائے

اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابن عمر رضؓ الله تعالیٰ عنهما.قلت المتن عند الترمذی عن

خولہ بنت قیس امراۃ سیدنا حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھم بلفظ "ان ھذاالمال خضرۃ حلوۃ فمن اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ۔الحدیث۔قال الترمذی حسن صحیح۔ قلت واصلہ عن خولہ عند البخاری مختصراً۔

اور مذکور کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان من الذنوب ذنوبا لا یکفرھا الصلوۃ و لاالصیام و لا الحج و لا العمرۃ یکفرھا الھموم فی طلب المعیشۃ

کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ نماز ہو نہ روزے، نہ حج، نہ عمرہ۔ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہنچتی ہیں

رواہ ابن عساکر و ابو نعیم فی الحلیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا ہے،عرض کی یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی۔

ان کان خرج یسعی علیٰ نفسہ یعفھا فھم فی سبیل اللہ______و ان کان خرج علی ولدہ صغاراً فھو فی سبیل اللہ______و ان کان خرج یسعی علی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ______و ان کان خرج یسعی ریاء و مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان

اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اس کی یہ کوشش اللہ ہی کی راہ میں ہے اور اگر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے خیال سے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے اور اگر ریا و تفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔

اخرجه الطبرانی عن کعب بن حجرة رضی الله تعالیٰ عنه و رجاله رجال الصحیح

اسی لئے ترک کسب سے صاف ممانعت آئی۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس بخیرکم من ترک الدنیا لاخرته لدنیاه

حتی یصیب منهما جمیعا فان الدنیا بلاغ

الی الاخرة ولا تکونو کلا علی الناس

تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا، آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ وہ جو

اپنی آخرت دنیا کیلئے ترک کرے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ

دنیا آخرت کا وسیلہ ہے، اپنا بوجھ اوروں پر ڈال کر نہ بیٹھ رہو۔

رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه

انہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال وفکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضیٔ الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

اسی لئے جب ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یو ہیں چھوڑ دو اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا۔ قید و توکل۔ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ ع

برتوکل زانوے اشتر بند

اخرجه البیهقی فی الشعب بسند جید عن عمرو بن امیه الضمری، والترمذی فی الجامع عن انس رضی الله تعالیٰ عنهما اللفظ عنده_____اعقلها و توکل

دیکھو کیسا صاف ارشاد ہے کہ تدبیر کرو مگر اس پر اعتماد نہ کرلو________دل کی نظر تقدیر پر رہے، مولانا قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

توکل کن بجنباں پا و دست رزق تو برتو زتو عاشق تر است [1]

خود حضرت عزت جل مجدہ نے قرآن عظیم میں تلاش وتدبیر اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے کی ہدایت فرمائی۔ قال تعالیٰ

[1] توکل کر اور ہاتھ پاؤں حرکت میں لا کہ تیرا رزق تجھ پر، تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔

و تزودوا فان خیر الذاد التقویٰ و اتقون یا اولی الالباب

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربک

''اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

(پ۲ بقرہ ع ۹ آیت ۱۹۷، ۱۹۸) ترجمہ کنزالایمان

یمن کے کچھ لوگ بے زادِ راہ لئے حج کو آتے اور کہتے ہم متوکل ہیں، ناچار بھیک مانگنی پڑتی۔ حکم آیا توشہ ساتھ لیا کرو ــــــ کچھ اصحاب کرام نے موسم حج میں تجارت سے اندیشہ کیا کہ کہیں اخلاص نیت میں فرق نہ آئے ــــــ فرمان آیا کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل ڈھونڈو۔ اسی طرح تلاش فضل الٰہی کی آیتیں بکثرت ہیں۔ وقال تعالیٰ

یا ایھا الذین امنوا اتقو اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلۃ

و جاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(پ۶ مائدہ ع ۱۰ آیت ۳۵) ترجمہ کنزالایمان

صاف حکم دیتے ہیں کہ رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈو تا کہ مراد کو پہنچو اگر تدبیر و اسباب معطل و مہمل ہوتے تو اس کی کیا حاجت تھی۔

بلکہ انصاف کیجئے تو تدبیر کب تقدیر سے باہر ہے وہ خود ایک تقدیر ہے ــــــ

اور اس کا بجالانے والا ہرگز تقدیر سے روگرداں نہیں۔ حدیث میں حضور سید عالم ﷺ سے عرض کی گئی۔ دوا تقدیر سے کیا نافع ہوگی۔ فرمایا

الدواء من القدر ینفع من یشاء بما شاء

دوا خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن الشئی فی الطب و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صدرہ عنہ عند ابی نعیم و الطبرانی فی الکبیر

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادیٔ تبوک میں قریۂ سرغ تک پہنچے سرداران لشکر ابوعبیدہ بن الجراح و خالد بن الولید و عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ امیر المومنین نے مہاجرین وانصار وغیرہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا کر مشورہ لیا۔ اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی۔ امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ____ افرارا من قدر اللہ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگنا؟ ____ فرمایا

لو غیرک قالہا یا ابا عبیدہ. نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارأیت لو کان لک ابل ھبطت وادیا لہ عدوتان احدھما خصبۃ والاخری جدبۃ الیس ان رعیت الخصبۃ رعیتہا بقدر اللہ و ان رعیت الجدبۃ رعیتہا بقدر اللہ

کاش اے ابوعبیدہ! یہ بات تمہارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے بعید تھی) ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں۔ بھلا بتلاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں انہیں لے کر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک تو کیا یہ بات نہیں کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے اور خشک میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے۔

اخرجہ الائمۃ مالک و احمد والبخاری و مسلم و ابو دائود والنسائی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یعنی باآں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے اس سے تقدیر الٰہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یوہیں ہمارا اس زمین مین نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز

منافیءتوکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔ہاں یہ بیشک ممنوع ومذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہوجائے اوراس کی درستی وجاو بیجاو نیک وبدوحلال وحرام کا خیال نہ رکھے۔

یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا،شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار براری ہے ورنہ مایوسی وناکامی۔ناچار سب این وآں سے غافل ہو کراس کی تحصیل میں لہو پانی ایک کردیتا ہےاور ذلت وخواری،خوشامدو چاپلوسی،مکرودغابازی جس طرح بن پڑے اس کی راہ لیتا ہے_____حالانکہ حرص سے کچھ نہ ہوگا_____ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے_____اگر یہ علوہمت وصدق نیت و پاس عزت ولحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا،رزق کہ اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا۔جب بھی پہنچتا۔اس کی طمع نے آپ اس کے پاؤں میں تیشہ مارااور حرص وگناہ کی شامت نے خسر الدنیا والآخرۃ ۱؎ کا مصداق بنایا۔اوراگر بالفرض آبرو کھوکر،گناہ گار ہوکر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف

بئس المطاعم حین الذل کتسبها

القدر منتصب و القدر مخفوض ۲؎

اسی لئے حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اجملوا فی طلب الدنیا فان کلا میسر لما کتب له منها

دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جس کے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اس کے سامان مہیا پائے گا

رواه ابن ماجة و الحاكم والطبرانی فی الكبير و البيهقی فی السنن و ابو الشيخ فی الثواب عن ابی حميد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه باسناد صحيح واللفظ للحاكم

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یاایھاالناس اتقوالله و اجملو فی الطلب فان نفسا لن تموت

۱؎ دنیاوآخرت دونوں کے اندر گھاٹے میں رہا

۲؎ بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔قسمت بلند بھی ہےاور قسمت پست بھی ہے

حتی تستو فی رزقھا فان ابطأ منھا فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب. خذوا ما حل و دعوا ما حرم

اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ لے لے۔ تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو اللہ سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو۔ حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو

رواہ ابن ماجۃ واللفظ لہ و الحاکم و قال صحیح علی شرطھا و بسند آخر صحیح علی شرط مسلم و ابن حبان فی صحیحہ کلھم عن جابر بن عبداللہ و بمفاہ عند ابی یعلیٰ بسند حسن انشاء اللہ تعالیٰ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

اور فرماتے ہیں **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**:

ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتیٰ تستکمل اجلھا و تستوعب رزقھا. فاتقوا اللہ و اجملو فی الطلب و لا یحملن احدکم استبطاء الرزق ان یطلبہ بمعصیۃ اللہ. فان اللہ تعالیٰ لا ینال ما عندہ الا بطاعتہ

بے شک روح القدس جبریل نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔ اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانیء خدا سے اسے طلب کرے کہ اللہ کا فضل تو اس کی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ و اللفظ عن ابی امامۃ الباھلی_____والبغوی فی شرح السنہ و البیھقی فی الشعب و الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود ____البزار عن حذیفۃ بن الیمان و نحوہ الطبرانی فی الکبیر____عن الحسن بن علی امیری المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھم

اجمعین____غیر ان الطبرانی لم یذکر جبریل علیه الصلوة والسلام

اورمروی ہوا فرماتے ہیں صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

اطلبوا الحوائج بعذة الانفس فان الامور تجری بالمقادیر

حاجتیں عزت نفس کے ساتھ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں

رواه تمام فی فوائده و ابن عساکر فی تاریخه عن عبدالله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه

ان سب حدیثوں میں بھی تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت کا پاس رکھو۔ تدبیر میں بے ہوش و مدہوش نہ ہو جاؤ____دست درکار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ، دل تقدیر کے ساتھ____ظاہر میں اِدھر، باطن میں اُدھر____اسباب کا نام، مسبب سے کام____یوں بسر کرنا چاہئے____یہی روشِ ہدیٰ ہے، یہی مرضیء خدا____یہی سنتِ انبیاء____یہی سیرتِ اولیا____علیهم جمیعا الصلوة والثنا____

بس اس بارے میں یہی قولِ فیصل وصراطِ مستقیم ہے۔ اس کے علاوہ تقدیر کو بھولنا یا حق نہ ماننا یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا دونوں معاذ اللہ گمراہی ضلالت یا جنون وسفاہت____والعیاذ بالله رب العلمین____

باب تدبیر میں آیات واحادیث نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعویٰ کرتا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں، مگر کیا حاجت کہ____

آفتاب آمد دلیل آفتاب

جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کاروبار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث و بیکار، اس تحریر میں کہ فقیر نے پندرہ آیتیں اور پینتیس حدیثیں جملہ پچاس نصوص ذکر کیے اور صدہا بلکہ ہزارہا کے پتے دیئے، یہ کیا تھوڑے ہیں؟ انہیں سے ثابت کہ انکارِ تدبیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی حماقت، اخبث الامراض اور قرآن وحدیث سے صریح اعراض اور خدا ورسول پر کھلا اعتراض____ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظیم____

ولید پر فرض ہے کہ تائب ہو اور کتاب وسنت سے اپنا عقیدہ درست کرے ورنہ بدمذہبی کی شامت سخت جانکاہ ہے____والعیاذ بالله رب العلمین باقی رہا اس کا عربی پڑھانے، علم سکھانے کی نسبت وہ شنیع لفظ کہنا، اگر اس تاویل کا درمیان نہ ہوتا کہ شاید وہ ان لوگوں پر معترض ہے جو دنیا کیلئے علم پڑھاتے ہیں____اور ایسے لوگ بیشک قابل

اعتراض ہیں، تو صریح کلمہ، کفر تھا کہ اس نے علم دین کی تحقیر و توہین کی اور اس سے سخت تر ہے اس کا خالد کو اس بناء پر کافر کہنا کہ وہ باوجود ایمان تقدیر، تدبیر کو بہتر و مستحسن سمجھتا ہے۔ حالانکہ جو اس کا عقیدہ ہے وہی حق و صحیح ہے۔ اور ولید کا قول خود باطل و قبیح ــــــ ''مسلمان کو کافر کہنا سہل بات نہیں'' ــــــ صحیح حدیثوں میں فرمایا کہ

جو دوسرے کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ تھا یہ کافر ہو جائے

كما اخرجه الائمة مالك و احمد و البخاري و مسلم و ابوداؤد و الترمذي عن عبدالله بن عمر، والبخاري عن ابي هريرة و احمد والشيخان عن ابي ذر۔ابن حبان بسند صحيح عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنهم باسانيد عديدة والفاظ متبائنة و معاني متقاربه

اور اگر چہ اہل سنت کا مذہب محقق و منقح یہی ہے کہ ہمیں تاہم احتیاط لازم اور اتنی بات پر حکم تکفیر ممنوع و ناملائم اور احادیث مذکورہ میں تاویلات عدیدہ کا احتمال قائم۔ مگر پھر بھی صدہا ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش و جمہور فقہاء بلخ وغیرھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ظاہر احادیث ہی پر عمل کرتے اور مسلمان کے مکفر کو مطلقاً کافر کہتے۔ كما فصلنا كل ذلك في رسالتنا

''النهي الاكيد عن الصلوة وراء عدي التقليد''

۱۳۰۵ھ

تو ولید پر لازم کہ از سر نو کلمہ، اسلام پڑھے اور اگر صاحبِ نکاح ہو تو اپنی زوجہ سے تجدید نکاح کرے۔

في الدر المختار عن شرح الوهبانية للعلامة حسن الشرنبلالي ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل و النكاح و اولاده اولاد زنا. و مافيه خلاف يومر بالاستغفار و التوبة و تجديد النكاح

درمختار میں علامہ حسن شرنبلالی کی شرح وہبانیہ سے منقول ہے۔ جو بالاتفاق کفر ہو اس سے عمل اور نکاح باطل ہو جائیں گے۔ بلا تجدید ایمان و نکاح اس کی اولاد اولادِ زنا ہو گی اور جس میں اختلاف ہے قائل کو استغفار، توبہ، تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (مترجم)

اور جس طرح یہ کلمات شنیعہ علانیہ کہے یو ہیں توبہ و تجدید ایمان کا بھی اعلان چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة
السر بالسر و العلانیة بالعلانیة

جب کوئی گناہ کرے تو فوراً از سرِ نو توبہ کر
پوشیدہ کی پوشیدہ اور آشکارہ کی آشکارہ

رواہ الامام احمد فی کتاب الزھد والطبرانی فی المعجم الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن

واللہ تعالیٰ اعلم